السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فضیلۃ الشیخ محمد بن عثیمین سے بھی اس عادت کے حکم کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اس کا حسب ذیل جواب دیا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مخفی عادب یعنی ہاتھ وغیرہ سے منی خارج کرنا، دلائل کتاب وسنت اور عقل کی روشنی میں حرام ہے۔ قرآن مجید سے اس کی حرمت کی دلیل حسب ذیل ارشاد باری تعالی ہے :

وَالَّذينَ هُم لِفُروجِهِم حـٰفِظونَ ٥ إِلّا عَلىٰ أَزو‌ٰجِهِم أَو ما مَلَكَت أَيمـٰنُهُم فَإِنَّهُم غَيرُ مَلومينَ ٦ ... سورة المؤمنون

''اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کا ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں تو وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔''

تو جو شخص اپنی بیوی یا باندی کے بغیر اپنی شہوت کو پورا کرنا چاہے تو وہ اور چیز کا طالب ہے لہذا یہ مخفی عادت بھی فطری طریقے کے علاوہ اوریز ہے اور سنت سے اس کی حرمت کی دلیل نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے :

«يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ» (صحيح البخاري، النكاح، باب من لم يستطع الباءة فليصم، ح: 5066 وصحيح مسلم، النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه اليه۔۔۔ الخ، ح: 1400 واللفظ له)

''اے گروہ جواناں! تم میں سے جس کو استطاعت ہو تو وہ شادی کرلے کیونکہ یہ نظر کو خوب جھکانے والی اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی ہے اور جسے استطاعت نہ ہو تو وہ روزہ رکھے روزہ اس کی جنسی خواہش کو ختم کردے گا۔''

سے شادی کرنے کی استطاعت نہ ہو تو نبی ﷺ نے اسے روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اگر مشت زنی جائز ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اس کا حکم دیتے اور جب آپ نے اسکا حکم نہیں دیا، حالانکہ ایسا کرنا بہت آسان ہے تو معلوم ہوا کہ یہ جائز نہیں۔ عقلی طور پر اس کے حرام ہونے کی دلیل وہ بہت سے نقصانات ہیں، جو اس کے تیجہ میں برآمد ہوتے ہیں۔ اہل طب نے ذکر کیا ہے کہ اس کے نقصانات سے بدن، جنسی قوت اور قوت اور عقل و فکر سبھی متاثر ہوتے ہیں اور بسا اوقات یہ عادت انسان کو حقیقی نکاح سے محروم کردیتی ہے کیونکہ انسان جب اس طرح اپنی خواہش کی تکمیل کرنے لگتا ہے تو نکاح کی طرف اس کی رغبت نہیں رہتی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص482

محدث فتویٰ